

## 12761 - اہل حدیث کون ہیں اور ان کے امتیازات و صفات کیا ہیں؟

سوال

اہل حدیث کون ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اہل حدیث کی اصطلاح ابتدائی سے اس گروہ کی پہچان رہی جو سنت نبویہ کی تعظیم اور اس کی نشر اشاعت کا کام کرتا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے عقیدہ جیسا اعتقاد رکھتا اور کتاب و سنت کو سمجھنے کے لیے فہم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر عمل کرتے جو کہ خیر القرون سے تعلق رکھتے ہیں، اس سے وہ لوگ مراد نہیں جن کا عقیدہ سلف کے عقیدہ کے خلاف اور وہ صرف عقل اور رائے اور اپنے ذوق اور خواہوں پر اعمال کی بنیاد رکھتے اور رجوع کرتے ہیں۔

اور یہی وہ گروہ اور فرقہ ہے جو فرقہ ناجیہ اور طائفہ منصورہ جس کا ذکر احادیث میں ملتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان :

( ہر وقت میری امت سے ایک گروہ حق پر رہے گا جو بھی انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں نقصان نہیں دے سکے گا ، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آجائے تو وہ گروہ اسی حالت میں ہوگا ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1920 ) -

بہت سارے آئمہ کرام نے اس حدیث میں مذکور گروہ سے بھی اہل حدیث ہی مقصود مراد لیا ہے ۔

اہل حدیث کے اوصاف میں آئمہ کرام نے بہت کچھ بیان کیا ہے جس میں کچھ کا بیان کیا جاتا ہے :

1 - امام حاکم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی بہت اچھی تفسیر اور شرح کی ہے جس میں یہ بیان کیا گیا کہ طائفہ منصورہ جو قیامت تک قائم رہے گا اور اسے کوئی بھی ذلیل نہیں کر سکے گا ، وہ اہل حدیث ہی ہیں ۔

تو اس تاویل کا ان لوگوں سے زیادہ کون حق دار ہے جو صالحین کے طریقے پر چلیں اور سلف کے آثار کی اتباع کریں اور بدعتیوں اور سنت کے مخالفوں کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دبا کر رکھیں اور انہیں ختم کر دیں - دیکھیں کتاب : معرفة علوم الحدیث للحاکم نيسابوری ص ( 2 - 3 ) -

2 - خطیب بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

اللہ تعالیٰ نے انہیں ( اہل حدیث ) کو ارکان شریعت بنایا اور ان کے ذریعہ سے ہر شئی بدعت کی سرکوبی فرمائی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اللہ تعالیٰ کے امین ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کے درمیان واسطہ و رابطہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت کی حفاظت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے -

ان کی روشنی واضح اور ان کے فضائل پھیلے ہوئے اور ان کے اوصاف روز روشن کی طرح عیاں ہیں ، ان کا مسلک و مذہب واضح و ظاہر اور ان کے دلائل قاطع ہیں اہل حدیث کے علاوہ ہر ایک گروہ اپنی خواہشات کی پیچھے چلتا اور اپنی رائے ہی بہتر قرار دیتا ہے جس پر اس کا انحصار ہوتا ہے -

لیکن اہل حدیث یہ کام نہیں کرتے اس لیے کہ کتاب اللہ ان کا اسلحہ اور سنت نبویہ ان کی دلیل و حجت ہے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا گروہ ہیں اور ان کی طرف ہی ان کی نسبت ہے -

وہ اہواء و خواہشات پر انحصار نہیں کرتے اور نہ ہی آراء کی طرف ان کا التفات ہے جو بھی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایات بیان کی ان سے وہ قبول کی جاتی ہیں ، وہ حدیث کے امین اور اس پر عدل کرنے والے ہیں -

اہل حدیث دین کے محافظ اور اسے کے دربان ہیں ، علم کے خزانے اور حامل ہیں ، جب کسی حدیث میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اہل حدیث کی طرف ہی رجوع ہوتا ہے اور جو وہ اس پر حکم لگا دیں وہ قبول ہوتا اور قابل سماعت ہوتا ہے -

ان میں فقیہ عالم بھی اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت کے امام بھی ، اور زہد میں ید طولی رکھنے والے بھی ، اور خصوصاً فضیلت رکھنے والے بھی ، اور متقن قاری بھی بہت اچھے خطیب بھی ، اور وہ جمہور عظیم بھی ہیں ان کا راستہ صراط مستقیم ہے ، اور بدعتی ان کے اعتقاد سے مخالفت کرتا ہے اور ان کے مذہب کے بغیر کامیابی اور سرائتھانا ممکن نہیں -

جس نے ان کے خلاف سازش کی اللہ تعالیٰ نے اسے نیست نابود کر دیا ، جس نے ان سے دشمنی کی اللہ تعالیٰ نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا ، جو انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کرے وہ انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دے سکتا ، جو انہیں

چھوڑ کر علیحدہ ہوا کبھی بھی کامیاب نہیں ہوسکتا ۔

اپنی دین کی احتیاط اور حفاظت کرنے والا ان کی راہنمائی کا فقیر و محتاج ہے ، اور ان کی طرف بری نظر سے دیکھنے والے کی آنکھیں تھک کر ختم ہوجائیں گی ، اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت کرنے پر قادر ہے ۔ دیکھیں کتاب : شرف اصحاب الحدیث ص ( 15 ) ۔

3 - شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

تو اس سے یہ ظاہر ہوا کہ فرقہ ناجیہ کے حقدار صرف اور صرف اہل حدیث و سنت ہی ہیں ، جن کے متبعین صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں اور کسی اور کے لیے تعصب نہیں کرتے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و احوال کو بھی اہل حدیث ہی سب سے زیادہ جانتے اور اس کا علم رکھتے ہیں ، اور احادیث صحیحہ اور ضعیفہ کے درمیان بھی سب سے زیادہ وہی تمیز کرتے ہیں ، ان کے آئمہ میں فقہاء بھی ہیں تو احادیث کے معانی کی معرفت رکھنے والے بھی اور ان احادیث کی تصدیق ، اور عمل کے ساتھ اتباع و پیروی کرنے والے بھی ، وہ محبت ان سے کرتے ہیں جو احادیث سے محبت کرتا ہے اور جو احادیث سے دشمنی کرے وہ اس کے دشمن ہیں ۔

وہ کسی قول کو نہ تو منسوب ہی کرتے اور نہ ہی اس وقت تک اسے اصول دین بناتے ہیں جب تک کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو ، بلکہ وہ اپنے اعتقاد اور اعتماد کا اصل اسے ہی قرار دیتے ہیں جو کتاب و سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے ۔

اور جن مسائل میں لوگوں نے اختلاف کیا مثلاً اسماء و صفات ، قدر ، وعید ، امر بالمعروف والنہی عن المنکر ، وغیرہ کواللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹاتے ہیں ، اور مجمل الفاظ جن میں لوگوں کا اختلاف ہے کی تفسیر کرتے ہیں ، جس کا معنی قرآن و سنت کے موافق ہو اسے ثابت کرتے اور جو کتاب و سنت کے مخالف ہو اسے باطل قرار دیتے ہیں ، اور نہ ہی وہ ظن خواہشات کی پیروی کرتے ہیں ، اس لیے کہ ظن کی اتباع جہالت اور اللہ کی ہدایت کے بغیر خواہشات کی پیروی ظلم ہے ۔ مجموع الفتاوی ( 3/347 ) ۔

اور جس بات کا ذکر ضروری ہے وہ یہ کہ ہر وہ شخص اہل حدیث ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل پیرا ہوتا اور حدیث کو ہر قسم کے لوگوں پر مقدم رکھتا ہے چاہے وہ کتنا ہی بڑا عالم و حافظ اور فقیہ یا عام مسلمان ہی کیوں نہ ہو وہ حدیث کو مقدم رکھتا ہو تو اسے اہل حدیث کہا جائے گا ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

ہم اہل حدیث سے صرف حدیث لکھنے اور سننے اور روایت کرنے والا ہی مراد نہیں لیتے ، بلکہ ہر وہ شخص جس نے حدیث کی حفاظت کی اور اس پر عمل کیا اور اس کی ظاہری و باطنی معرفت حاصل کی ، اور اسی طرح اس کی ظاہری اور باطنی طور پر اتباع و پیروی کی تو وہ اہل حدیث کہلائے گا زیادہ حقدار ہے ۔ اور اسی طرح قرآن بھی عمل کرنے والا ہی ہے ۔

اور ان کی سب سے کم خصلت یہ ہے کہ وہ قرآن مجید اور حدیث نبویہ سے محبت کرتے اور اس کی اور اس کے معانی کی تلاش میں رہتے اور اس کے موجبات پر عمل کرتے ہیں ۔ مجموع الفتاوی ( 95 / 4 ) ۔

اور اس مسئلہ میں آئمہ کرام کی بحث و کلام تو بہت زیادہ ہے ، آپ مزید تفصیل کے لیے اوپر بیان کیے گئے مراجع سے استفادہ کر سکتے ہیں ، اور اسی طرح مجموع الفتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی چوتھی جلد بھی فائد مند ہے ، اور سوال نمبر ( 206 ) اور ( 10554 ) کا جواب بھی ملاحظہ کریں ۔

واللہ اعلم .